رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی۔

جلد ۴۰ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہی | ۳ مئی ۱۹۱۲ء | نمبر ۱۸

سکولوں کی کتابیں

اُردو

اُردو کی پہلی کتاب ۱ر

اُردو کی دوسری کتاب ۲ر

اُردو کی تیسری کتاب ۳ر

اُردو کی چوتھی کتاب ۴ر

رومن اُردو کی پہلی کتاب ۲ر

رومن اُردو کی دوسری کتاب ۳ر

رومن اُردو کا قاعدہ بکنگ صاحب کا ۲ر

فارسی اُردو کا قاعدہ ۶ پائی و ۱ر +

سی بی ہائی سکول لودیانہ

قایم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

شرح :- خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ، اگر دو طالب علم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ۳ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا گرونول وکیرم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر طیار ہوتا ہو قیمت رکشا لعہ سے ما عہ کرونول لعہ + مزید دریافت حال کے لئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں +

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک .... عہ
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول ڈاک پیشگی .... عا/ر
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول ڈاک مابعد .... ے/ر
غیر ممالک سے معہ محصول الڈاک .... ے/ر
قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی +

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	عہ	سے
چوتھائی کالم	عہ	سے	للعہ
نصف کالم	سے	للعہ	ر عہ
پورا کالم	للعہ	ر عہ	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	سہ	۱۰ر

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۱ر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ :- نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں +

نئی کتابیں فارسی اُردو

صحت } نہایت مفید کتاب جو ہر ایک خاندان کے ساتھ رہنی چاہئے۔ قیمت ۴ر +

حل مشکلات } پروفیسر جیمس صاحب۔ آر حصہ اوّل۔ ۶ر +

تحقیقِ بائیبل } مصنفہ مرقس داؤد صاحب۔ ۴ر +

طالبانِ حق } کینن فیبر صاحب ڈی۔ ڈی۔ ۹ر +

رہنمائے تعلیم۔ ۴ر +

ویدک شائستگی۔ رومن اُردو۔

سوال وجواب

فارسی اردو	قیمت	۶ پائی +
رومن اردو	قیمت	۶ پائی +
گورمکھی	قیمت	۶ پائی +
بچوں کی پرورش	قیمت	۱ر +
تواریخ بائیبل	قیمت	عہ +
حیات مسیح	قیمت	۱۲/+
مسیح کا نمونہ	قیمت	۸ر +
سبد وغزلیں اُردو	قیمت	۱ر +
گورمکھی	قیمت	۱ر +

مس لوئیس مارسٹن صاحبہ کی تصنیفات

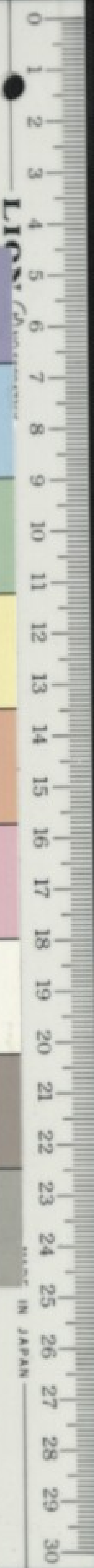
کوئی گھران سے خالی نہیں ہونا چاہئے کیونکہ ان کے مطالع سے ہر گھر کے لئے امداد مل سکتی ہے۔

۱۔ رامپال سنگھ رومن اُردو ۸ر +
۲۔ تلاش حق اُردو و رومن اُردو ۳ر ۶ر +
۳۔ دولت لازوال اُردو ۳ر ۸ر۔ رومن اُردو ۸ر +
۴۔ عزت بے مثال اُردو ۳ر ۵ر۔ رومن اُردو ۸ر +
۵۔ اصلاح اخلاق ۴ر +
۶۔ ہند کی افلاس کا انسداد ۱ر +
۷۔ بچوں کی پرورش ۱ر +
۸۔ شادی کی بابت خیالات ۱ر +
۹۔ سچی اور جھوٹی خیرات ۳ پائی +
۱۰۔ صفائی کی ضرورت ۳ پائی +

دیگر کتب

۱۔ اسلام میں مسیح ۱ر +
۲۔ ینابیع القرآن ۳ر +
۳۔ بائیبل یا قرآن ۱۰ر +
۴۔ سیر ہند معہ تصویرات اُردو صہ +
۵۔ وشنو کے دس اوتار ۲ر +
۶۔ آواگون یا آئندہ زندگی ۲ر +
۷۔ رد تناسخ ۴ر +

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب آنریری سکرٹری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں



نورافشان

لودیانہ - جمعہ - ۳ مئی سنہ ۱۹۱۲ء

فہرست مضامین

گلدستہ اخبار

ممالک متحدہ کی گورنمنٹ کا ارادہ ہے کہ پنچایت کے طریقہ کو بڑھائیں اور گاؤں میں پنچایت کمیٹی کو ڈسٹرکٹ بورڈ سے کچھ روپیہ بھی دلوایا جاوے۔ جو کہ اس گاؤں کی صفائی اور نالیوں میں صرف کیا جاوے۔

پہلے یہ گورنمنٹ کا ارادہ ہے کہ صرف کسی کسی چنے ہوئے ضلعوں میں یہ بات جاری کی جاوے اور بعد کو آہستہ آہستہ اور ضلعوں میں بڑھایا جاوے۔

فرانس کی پارلیمنٹ میں بحث ہوئی اور جنگی وزیر نے ہوائی جہاز کا معاملہ پیش کیا۔ گورنمنٹ کو چاہیے کہ کم از کم ۵۰ ہوائی جہاز امسال تیار کرے اور اگلے سال شاید اس تعداد سے زیادہ گورنمنٹ منظور کریگی۔

دریائے نیل (مصر) پر ایک سٹیمر جس میں ۳۰۰ مسافر سیر کرنے کو نکلے تھے کسی دوسرے جہاز سے ٹکرا کر قاہرہ کے قریب غرق ہوگیا۔ قریباً ۲۰۰ مرد مرگئے۔

کلکتہ کے گورنمنٹ ہاؤس کی تصویریں سب اتاری جارہی ہیں۔ اور بعد ان کو ولایت میں ٹھیک ٹھاک کرکے دہلی کے گورنمنٹ ہاؤس کے لئے بھیجی جائینگی۔

کلکتہ کی دائی ایم۔ سی۔ اے نے گذرے ہفتہ سیل کیا جس میں دستکاری وغیرہ دور دور سے آکر فروخت کی گئیں۔ سامان ٹراونکور۔ مدراس۔ کالمپونگ۔ لکھنؤ۔ جے پور۔ جہو۔ مرشد آباد اور کشمیر وغیرہ سے آیا تھا۔

چینی اور تبت کے لوگوں میں آجکل لڑائی چل رہی ہے۔ لاسا میں ۲۰۰۰ چینی سپاہی موجود ہیں۔ لیکن ان کے پاس سامان پرانی قسم کا ہے۔ اور لڑائی میں اکثر شکست کھاتے ہیں۔ تبت کے لوگوں کے پاس بھی کچھ اچھی بندوقیں وغیرہ نہیں ہیں۔ اور لڑائی ٹھیک طور سے نہیں کرسکتے ہیں۔ لیکن چونکہ وے اپنے ملک میں ہیں۔ اُن کا حال کسی قدر اچھا ہے اور چینی فوجیں بالکل شکستہ حالت میں ہیں۔ اب تک چین سے مدد کی انتظاری میں رہے ہیں۔

امریکہ سے ایک شخص بنام مسٹر ماترین فیلپس نے ہندوستان میں آکر یہاں کے طریقہ تعلیم کی جانچ کی اور اپنے خیالات کو اخباروں میں پیش کیا۔ ان سے یہ ظاہر کیا ہے کہ انگریزی تعلیم کے طریقہ بالکل غلط ہیں۔ اور گورنمنٹ جو تعلیم دیتی ہے وہ بالکل بے فائدہ ہے۔ اس کے بعد اُنہوں نے دیسی سکول وغیرہ دیکھے اور ان میں سے چار کو پسند کیا اور اُن کے بیان کو اخباروں میں شایع کیا سب سے اول اُنہوں نے آریہ سماجی گورو کل کو بتایا ہے اور ان کے ساتھ (۲) کو شیوم کے گرلس سکول (۳) مسٹر آر بگور کا سکول۔ بولپور (۴) برج موہن انسٹیٹیوشن باریسل

یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ میں جو ندی مسی سپی کی طغیانی سے طوفان آیا تھا اس میں دو ہزار میل مربع پانی کے نیچے آگئے تھے اور پانچ شہروں میں تین فیٹ سے دس فیٹ تک پانی چڑھ گیا۔ اور ان کے علاوہ اور شہر بھی پانی سے بھر گئے۔ لیکن ابھی وہاں سے خبر نہیں آسکی ہے۔ اکثر لوگوں کو خبر پیشتر سے ہوگئی تھی۔ لیکن مویشیوں اور جانوروں کا بے حد نقصان ہوا ہے۔

اوشنیا جہاز میں سے غوطہ خوروں نے اب تک ۴۴ لاکھ کا سونا چاندی نکال پایا ہے۔

اپر چناب نہری علاقہ کے آباد کرنے کے لئے صاحب فنانشل کمشنر نے ایک سکیم تیار کی ہے جو گورنمنٹ ہند کی منظوری کے لئے بھیجی گئی۔

۱۲ اپریل حضور وایسرائے نے اپر چناب نہر کی رسم افتتاح ادا کی اول لارڈ بشپ نے دعا مانگی پھر وایسرائے نے نہر کے دروازہ کا ایک تختہ اُٹھا دیا جس سے نہر میں پانی آنا شروع ہوگیا۔

۱۰۶ امریکن سیاح جو روئے زمین کا طواف کرنے چلے ہیں آجکل کلکتہ میں ہیں۔

بقول ڈیلی نیوز شیخ سنوسی نے دول کو پیغام دیا ہے کہ اگر باب عالی نے دول کی تجویزوں پر کان دہرا تو ہم ایک جدید خلافت کا اعلان کریں گے۔

اخبار کی بہار

بنگالہ ضلع ۲۴ پرگنہ کا صدر مقام بجائے علی پور کے بیرکپور میں رکھنا قرار پایا ہے۔

زمیندارانِ کراچی تعلیم اسلامی کا ایک خاص ٹکس لگائینگے۔ اسکا مسودہ قانون پیش کیا گیا ہے۔

مسلمانانِ کراچی نے اپنی خوشی سے اس کا ٹکس منظور کیا ہے۔ یہ کوشش سیلف ہیلپ کی قابل قدر ہے۔

اطالی جنرل کانیوہ نے خبر دی کہ ماما میز کے قبضے سے تار پیڈو کا عمدہ سٹیشن کا موقعہ ہاتھ آیا ہے۔

یہاں سے عربوں کو سلحہ کی ناجائز تجارت سے بخوبی باز رکھ سکینگے۔ یہ مقام بہت کارآمد ہوگا۔

لندن میں ایرانی معاملات پر ایک بلو بک شایع کی گئی ہے جس میں برٹش کی نیک نیتی روشن ہے۔

اگر برٹش روس معاہدہ نہ کیا گیا ہوتا تو روس معہ طہران کے شمالی ایران پر قابض ہوتا

برٹش وزیر خارجہ نے روس کو تقسیم ایران سے باز رکھا اگرچہ روس کی بیزاری بیوجہ نہ تھی۔

جنوبی ایران میں برٹش فوائد تجارت کا نقصان روس سے بھی زیادہ ہے۔ تو بھی صبر کیا گیا ہے۔

نانکنگ چینی کی فوجوں نے سرکشی کی مکانات دوکانیں لٹ گئیں۔ عمارتیں پھونکی گئیں۔

کانٹن کی آہنی فوج نے بلوائیوں کو گھیر کر مال غنیمت چھین لیا۔ لڑائی میں ۵ آدمی ہلاک ہوئے۔

جنگ ٹریپولی کی مصالحت کے متعلق اٹلی نے یورپین طاقتوں کو جواب دیا۔ اس میں سات شرطیں پیش کی ہیں۔

اب یورپین طاقتوں نے بابعالی سے پوچھا کہ جنگ ٹریپولی کی مصالحت کے لئے اپنی کیا شرطیں ہیں۔

گورنمنٹ عثمانیہ کو لکھا ہے کہ ترکی اٹالین جنگ جاری رکھنے میں یورپ کو بالعموم نقصان ہے۔

غیر طاقتیں چاہتی ہیں کہ اب لڑائی میں صلح کرائی جاوے اور ٹرکی کو اس پر اپنی رائے ظاہر کرنی چاہیئے۔

اگر لڑائی بند نہ ہوگی تو خوف ہے کہ ٹرکی کی مشکلات بہت بڑھ جاوینگی کوہستانی بلقان بھی بھڑک جائیگا۔

اٹلی کے جہازوں بار برداری نے جنگی جہازوں کی مدد سے ایک فوج ساحل روداپر اتاری ہے۔

یہ ملک ٹریپولی کا نیا بندر ہے ترکی فوج دھوکہ میں رہی وہ دوسری طرف مصروف تھی۔

اٹالین فوج نے ٹریپولی کا ایک اور علاقہ اپنے قبضے میں کیا وہ براعظم مکانیز نام ہے۔

نیز اٹالین فوج نے ۱۱ تاریخ کو قلعہ بچیلو بھی مار لیا ہے عربوں اور ترکوں نے مقابلہ نہیں کیا۔

اٹالین جنگی جہازوں نے عرب عربستان کے ساحل یمن پر محاصرہ بڑھا دیا۔ اس پر برٹش نے توجہ کی۔

اطالی گورنمنٹ نے یقین دلایا ہے کہ توسیع محاصرہ سے حج کہ میں مداخلت منظور نہیں ہے۔

امریکن گورنمنٹ نے اپنے ہمسایہ ملک میکسیکو کو تنبیہ فہمائش کی ہے۔ خانہ جنگی میں احتیاط کریں وہاں کی امریکن آبادی کے مال و جان کی حفاظت میں اگر خوف ہوگا۔ تو امریکن گورنمنٹ کو ضرور دخل دینا پڑیگا۔ یہاں کے سرغنہ بغاوت کو بھی اس نوٹس کی نقل پیش کی گئی ہے۔ امریکہ خاموش نہ رہ سکیگا۔

انگلستان میں جو چندہ یوریشین اور ہندوستان میں رہنے والے یوروپین لوگوں کی تعلیم کے لئے جمع ہو رہا تھا وہ اب قریباً ۱۵ لاکھ کے پہونچ چکا ہے۔

اوشنیا جہاز میں جو سونا چاندی ڈوب گئے تھے اس میں سے آٹھ یا نو لاکھ کا سونا نکل آیا ہے۔

پیرس کا بڑا اخبار میٹین انتظام کر رہا ہے کہ ہوائی جہازوں کی دوڑ بیکن سے پیرس تک کی کرائی جاوے۔

ملک کناڈا کی درخواست ہے کہ پرنس آف ویلز سنہ ۱۹۱۳ء میں کناڈا کی سیر کرنے کو آویں۔

انگلستان میں کئی ایک پرانی اور مشہور عمارتیں اس ہفتہ میں جلگئیں۔ مسٹر النگ ورتھ مسٹر پی جونیر لارڈ آف دی ٹریژری کے عمدہ اور پرانے مکان لیک ہوس کا کچھ بھی نہیں بچا اور دسرا ے آن ٹلگیو ہون کا مکان روز ڈو بسر جو کہ لاک لونڈ کے قریب بہت مشہور مکان تھا نصف کے قریب جلگیا۔ اس کے بعد خبر آئی کہ پرانی اور تواریخی عمارت گبسٹومر کیسٹل میں بھی آگ لگی اور قریباً ۲ لاکھ کا نقصان ہوا۔

ہندوستان کے لئے جلد سونے کا پانچ روپے کا سکہ بنایا جائیگا۔ لیکن پہلے یہ صرف امتحاناً ہوویگا۔ اور اس کے بعد اگر گورنمنٹ اگر ضرورت دیکھیگی تو ہمیشہ کے لئے بننے کا حکم دیگی۔

ڈوہاکہ کانسپیرسی کیس (مقدمہ بغاوت) کا نتیجہ دیکھکر انگلستان کے اخبار افسوس ظاہر کرتے ہیں کہ ہندوستان کی عدالتوں میں اس قدر وقت ضایع کیا جاتا ہے اور اسباب کا علاج نہیں ہوتا۔

مدراس گورنمنٹ میٹرنیٹی ہسپتال کی پرانی متروں مس لیمبک جو کئیں برس سے کام کرتی تھیں اور جنہوں نے بہت سی نرسوں کو کام سکھلایا تھا زہر باد سے مرگئیں ہسپتال کے بڑے سے بڑے ڈاکٹروں کو اسبات کا بہت اندیشہ رہتا ہے۔ اور ایک ذرا سا مریض کا خون لگنے سے ڈاکٹر لوگوں کی جان ضایع ہو جاتی ہے۔ اسبات کے روکنے کیلئے کچھ گورنمنٹ کوشش کرے۔

سر تھامس لپٹن کو گرین وچ کی ایک عدالت میں قریباً ۷۰ روپیہ جرمانہ ہوا۔ کیونکہ ان کا موٹر بہت تیز چلا تھا۔ یہ وہی صاحب ہیں جو کہ کنگ ایڈورڈ کے دوست تھے اور کافی اور چائے کے کارخانوں کے مالک ہیں۔

ایڈیٹوریل نوٹس

چشمہ زندگی

نمبر ۱۲

نہ صرف مسیح کے سامنے کے شاگرد اس کی موثر زندگی سے فیضیاب ہوکر اور منور ہوکر تبدیل شدہ زندگی سے دنیا کو حیرت میں ڈالنے والے تھے۔ مگر اُن کے بعد جس کسی نے ایمان کے وسیلے سے اس نجات دہندہ سے وصل پایا وہ بھی اسی وقت اس خزینۂ فیض سے شاداب ہوگیا۔ فی زمانہ کلیسیا کی تواریخ ایسے شخصوں کا پتہ دیتی ہے حتی کہ مثل مشہور ہوگئی کہ شہیدوں کا خون کلیسیا کی بنیاد ہے۔ اس ایمان میں مضبوط ہوکر اور اس تبدیل شدہ زندگی کے نہایت عجیب وغریب اثروں سے موثر ہوکر ہر زمانہ میں مسیحی ایماندار خدا باپ کے جلال کو ظاہر کرنے کا وسیلہ بنتے رہے۔ ہم تواریخ کلیسیا میں سے ایسے بہت سے نام پیش کرسکتے ہیں۔ بلکہ مسیحی شہیدوں کی ایک لمبی چوڑی فہرست پیش کرسکتے ہیں جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ مسیحی ایمانداروں نے خداوند یسوع مسیح کی روحانی نعمتوں کا مزہ چکھ لیا اور اُن کے سامنے یہ دنیا اور اُس کی تمام نفسانی خوبیاں بے حقیقت ٹھہریں اور اُنہوں نے اپنی قیمتی جانوں کی بھی کچھ پرواہ نہ کی بلکہ شہادت کے لئے تیار بہ تیار رہے اور دنیا کو حقیر و ناچیز جانا۔

اعلےٰ ذاتوں میں سے لوگوں کا عیسائی ہونا اس ملک کے لئے ایک ایسا مشکل اور دشوار کام ہوگیا ہے کہ اس کو عمل میں لانے کے لئے بڑی دلیری اور حوصلہ درکار ہے۔ کیونکہ عیسائی ہوتے ہی سخت مخالفت کا سامنا آپڑتا ہے۔ گویا کہ وہ نو مرید تمام خاندان کے لوگوں اور خویش واقارب کے روبرو گم گشتہ وار رودیا بن جاتا ہے۔ اور سب طرح سے اپنے تمام حق وحقوق سے بھی محروم ہوجاتا ہے۔ جس سے اُس کا اپنے لوگوں میں قیام کرنا محال ہوجاتا ہے۔ اور اس کو گھر سے نکلنا پڑتا ہے۔ یہ حالت دوسرے ملکوں میں نہیں ہے۔ مذہبی مخالفت اور فرق سے گھر کے لوگ علیحدہ نہیں ہوجاتے ملک جاپان میں بھی جو ایک ایشیائی ملک ہے ایسا نہیں ہے۔ وہاں ایک خاندان کے لوگ مختلف مذاہب رکھتے ہوئے ایک گھر میں رہ سکتے ہیں۔ پر اس ملک میں یہ بات ناممکن ہوگئی ہے۔ اور مذہب تبدیل کرنے والا شخص قسم قسم کی تکلیفوں اور مصیبتوں میں پڑجاتا ہے جن سے اُس کا ناک میں دم آجاتا ہے۔ اور بعض کم دل تو ایسی تکلیفات کی برداشت کی تاب نہ لاکر فوراً اپنے قدیم مذہب کی طرف رجوع ہوجاتے ہیں۔ لیکن اب کچھ فرق ہونے لگا ہے اور رفتہ رفتہ جاپان کی سی حالت یہاں بھی ہوجاویگی۔ اور مذہبی آزادگی ہم کو حاصل ہوگی جو ضرور ہونی چاہئے۔

ہمعصر اخبار عام مطبوعہ ۲۰ اپریل ۱۹۱۲ء میں رام رکھا دو دیارتھی کی قلم سے لکھا ہوا ایک مضمون بعنوان "ایک پراسان لڑکی" شائع ہوا ہے جس میں نوعمر لڑکیوں کی بڈھوں کے ساتھ شادی کرنے کے نقصان درج ہیں اور ہندو قوم کی حالت کا دردناک نقشہ دکھلایا ہے۔ درحقیقت جو خرابیاں اور برائیاں اس بُری رسم سے ہوتی وہ محتاج بیان نہیں۔ کیونکہ اس کی مثالیں بخوبی ظاہر کررہی ہیں کہ ہندو عورتوں کی حالت گرتی جارہی ہے ان کے اخلاق بگڑ رہے ہیں۔ بیوگان کا شمار بڑھ رہا ہے۔ ہندو قوم کو ضرور چاہئے کہ ایسی بُری رسمیں یک قلم بند کی جاویں ورنہ آخرکار قوم کا نام ونشان بھی معدوم ہوجاویگا اور بے کس عورتوں کے ارمان پر در دولیجے سنکر کس کا دل پانی پانی نہ ہوگا؟ کیا یہ حالت نہ بدلتی جاویگی۔ یا کہ اس کا کچھ انسداد بھی ہوگا؟ ودیارتھی جی نے تو پرجوش الفاظ میں ہندو قوم کو خوب جھنجھوڑا ہے۔ پر شاید ہی قوم کے بہی خواہوں کی اسطرف توجہ ہو۔ یہ لالچ بُری بلا ہے۔ طمع کے بندے کیوں اس کو چھوڑنے لگے ہیں وہ کا ٹنکہ یہ بد رسم ہندوؤں میں سے اُٹھ جاوے۔ اور دیگر اقوام بھی ایسے بُرے کام سے پرہیز کریں۔

اسلام کی تعلیم اگرچہ اُس سے پہلے کی کتابوں یعنے توریت زبور اور انجیل سے بہت کچھ مختلف ہے۔ اور بعض مسائل میں یہ دین عیسوی دین کا مخالف اور بیخ کن ہے اور دونوں مذاہب کے علما کے درمیان بہت سی باتیں ایسی ہیں جن کی نسبت مباحثہ اور مناظرہ ہوتا رہتا ہے مگر ہمارے بھائی اہل اسلام اصل حقیقت کو نہ سمجھکر اپنے مذہب کی اہمیت اُنہی باتوں میں تبلاتے ہیں کہ جن پر دین عیسوی اعتراض رکھتا ہے اور رد کرتا ہے مثلاً ہمعصر وطن لاہور مطبوعہ ۱۵ اپریل ۱۹۱۲ء "اسلام کی ایک اہمیت" کے عنوان سے ایک مضمون درج کرتا ہے۔ جس میں وہ ذیل کی باتوں میں اسلام کی اہمیت سمجھتا ہے۔

اوّلاً۔ غسل ووضو سے صفائی وپاکیزگی کا حاصل ہونا

ثانیاً۔ اسلام میں متعدد بیویوں سے شادی کرنیکا حکم نسل کی کمی سے بچانے میں بے مثل ہے۔

ثالثاً۔ نشہ لانیوالی چیزوں کو حرام تبانا اسلام کی ایک نمایاں نیکی ہے۔

اگرچہ یہ باتیں ظاہرہ خوبیوں سے بھری ہوئی ہوں مگر روحانی عالم میں حقیقی اور اعلیٰ فضیلتیں ان سے نہیں نکلتیں بلکہ یہ ظاہری اور باہری صفائی اور دنیاوی انتظام کی خوبیاں ہوں تو ہوں پر روح پر ان کا کچھ بہت بڑا اثر نہیں ہوسکتا۔ دینی اصول کی یہ باتیں

نہیں ہیں پر فردعی اور حکمتی پہلو کے لحاظ سے اُنکی اہمیت گرمانی بھی جاوے پر کچھ اصلیت کی حقیقت نہیں رکھتیں

---

۲۷ و ۲۸ اپریل کو آریہ سماج لودیانہ کا سالیانہ جلسہ فراہم ہوا اس شتیر ۲۶ کو شہر میں نگر کیرتن کیا گیا - اس جلسہ میں کئی ایک پنڈت باہر سے تشریف لائے تھے جنکا واکھیان ہوا - اس سال رونق جلسہ قدرے کم تھی - عورتوں کی طرف سے پردہ بالکل ہٹا یا گیا تھا - مضمون لیکچروں کا اگرچہ مختلف تھا پر سب کا زور اسبات پر تھا کہ پرچین بھارت کی حالت پھر بحال کی جاوے - کیونکہ وہ وشا جلالی glorious تھی - ان لیکچروں کی نسبت ہم اگلے ہفتے کے اخبار میں کچھ لکھیں گے - ایک امر قابل قدر تھا - کہ اس سماج میں بھجن گانے کا زیادہ عمل کیا گیا - اگر تمام وقت کا حساب کیا جاوے تو معلوم ہوگا کہ زیادہ وقت گانے میں صرف ہوا - اور تھوڑا وقت پرچار تھا میں - گانے کے وقت دو باجے بھی استعمال ہوتے رہے کنیا پاٹھ شالہ کی کارروائی قابل تعریف تھی -

---

امریکہ کا انگریزی اخبار بنام ہیرلڈ اینڈ پریسبٹر آئندہ سال کے دینی اخراجات کے بجٹ کے اعداد و شمار کا ذکر کرتا ہے جو ناظرین کے لئے بہت حیرت افزا ہوگا - جو ذیل میں ہے - دینی کاموں کے لئے کروڑوں روپیہ جمع کرنا امریکہ ہی کا کام ہے -

ہوم مشن کام کیلئے	۲۳۸۰۶۰۷۹۵	ڈالرس
فارین مشنز کے لئے	۱۳۰۰۳۵۹۴۳	"
تعلیم کے لئے	۷۱۶۸۱۰۶	"
چھاپنے اور سنڈے اسکول کا لٹریچر	۱۷۱۹۵۹۰۵	"
خادمان دین کے لئے	۱۲۷۹۲۶۴۷	"
گرجوں کی عمارتوں کے لئے	۸۶۵۸۵۵۵	"
فریڈمین کے لئے	۱۴۳۴۳۴۴۴	"
کالجوں کے لئے	۱۶۸۴۳۶۰۴۴	ڈالرس
ٹیمپرنس کے لئے	۲۰۶۹۱۳۶	"

ہمعصر اپی فنی آکسفورڈ مشن کے ایک انگریزی اخبار میں ذیل کا نقشہ تمام ہندوستان کے مسیحیوں کے اعداد و شمار کا شائع ہوا ہے - جسکو ہم ناظرین نورافشاں کے مطالعہ کے لئے درج اخبار کرتے ہیں -

نام حصہ ملک	۱۹۰۱	۱۹۱۱	ترقی فیصدی
برما	۱۳۳۶۱۹	۲۱۰۰۸۱	۵۷
بنگال	۲۷۸۳۶۶	۳۵۷۹۱۴	۲۹
بمبئی	۲۲۰۰۸۷	۲۴۵۶۵۷	۱۲
سنٹرل پراونسز	۲۷۹۶۶	۳۴۶۹۷	۲۴
مشرقی بنگال و آسام	۱۰۶۳۸۹	۳۵۹۶۹	۱۹۶
مدراس	۲۳۴۵۴۷۵	۱۳۸۸۵۴	۱۲۶
پنجاب	۱۹۸۱۰۶	۶۱۸۶۴	۱۳۶
یونائیٹڈ پراونسز	۱۷۷۹۴۹	۱۰۷۹۵۵	۷۳
میزان	۳۸۷۶۲۰۳	۲۹۲۳۲۴۱	۳۳

ہمعصر اخبار مراد آباد مطبوعہ ۲۴ مارچ سنہ ۱۹۱۲ء میں ایک نوٹ درج کرتے ہوئے رقمطراز ہے کہ ہندو جاتی آواگون کے ماننے والی ہے اور اس کے پرمان بھی آئے دن ملتے رہتے ہیں - پر یہ پاٹھکوں نے ٹراونکور میں ایک ۱۴ سالہ تامل روکے کے پہونچنے کا حال سنا ہوگا - یہ ان پڑھ ہے آپ کو مشکل سے مشکل ریاضی کے سوالات دو منٹ میں حل کر دیتا ہے - کوئی جاتی نہیں تبلا سکتی کہ ایشور نے اُسے یہ دماغ کیوں دیا ہے - جبکہ اس کے پہلے کوئی کرم اس پر سکار کے یوگ اُسکو نہیں بتاتے تھے - یہ بھی نہیں ایک اور اچنبے کی بات سنیئے ماسٹر مدن نامی بنگال کا ایک سات ورش کا لڑکا راگ ودیا میں اودیتہ ہے - ماگھ میلے میں یہ الہ آباد بھی آیا تھا اور لوگوں کو ماننا پڑا کہ اس فن میں وہ آج آدرش روپ ہی ہے - کئی انسٹی ٹیوشنوں کی اور سے ماسٹر مدن کو سنہری تحفے ملے ہیں - کیا آواگون کے نہ ماننے والے تبلا سکتے ہیں کہ ایسا کیوں ہوا ہے؟ ہمعصر کی رائے میں اس کی کوئی اور وجہ نہیں ہو سکتی سوا اس کے کہ اس کو آواگون سمجھا جاوے پر ہماری دانست میں اس سے آواگون ثابت نہیں ہوتا ہے بلکہ یہ بات صاف پر سدہ ہوتی ہے کہ قدرت اپنے طور پر بہت کچھ عجائبات پیدا کر دیتی ہے - جس کے سامنے عقل حیران رہجاتی ہے - اور ماننا پڑتا ہے کہ نیچر کا بانی ہر ایک کام پر قادر ہے اور وہ اپنے عجیب و غریب کارنامے گاہ بگاہ دکھلاتا رہتا ہے - صفات خداداد کا قائل انسان کو ہونا پڑتا ہے - اکثر ہم دیکھتے ہیں کہ ایک شخص کی طبیعت میں ایک خاص خوبی قدرتی طور سے موجود نظر آتی ہے اور وہ وہ عقل اور ذہن کی روشنی سے ایک کام کو بڑی جلدی اور درستی سے انجام دے سکتا ہے - اور دوسرا اسکو بعد فضل کرنے کے قابل نہیں ٹھہرتا اور ناکامیاب نکلتا ہے - تو کیا اُس کو آواگون سمجھوگے یا طبیعت اور ذہن کی خوبی تصور کروگے جو نیچرل ہے - آواگون کا کوئی کافی ثبوت ہونا چاہئے ایسے قدرتی شاذ و نادر واقعات سے آواگون نکالنا کوئی عقل کی بات نہیں ہے -

---

دیسی عیسائیوں کی بہتری کے لئے کرسچن میوچوال ایڈ فنڈ نے سنہ ۱۹۱۱ء میں بڑی ترقی کی ہے - اس کی آمدنی دس ہزار روپیہ سے پندرہ ہزار روپیہ تک بڑھ گئی ہے - جبکہ اس کے اخراجات معمولی رہے ہیں - جب سے کہ جناب پادری والٹر جے کلارک صاحب نے اس کا اہتمام لیا ہے تب سے نئی نئی تجاویز نکالکر صاحب موصوف نے اس کو نمایاں ترقی دی ہے - جس کے لئے وہ بڑی شکر گزاری کے مستحق ہیں -

---

اقتباس

گنہگار کی رہائی

گناہ کی زبردست وبا ایسی زور آور ہے کہ کوئی بازو ڈوبتے ہوئے گنہگار کو پکڑ کر بچا نہیں سکتا۔ سوائے خدا کے طاقتور بازو کے۔ کیونکہ گنہگار گناہ کی گہری دلدل میں دھنسا ہوا ہے جس میں سے وہ اپنی یا کسی دوسرے شخص کی مدد سے نکل نہیں سکتا اور اس گہری دلدل کے ساتھ ساتھ خدا کا شدید غضب بھی بھڑکتا ہے۔ جس سے پناہ حاصل کرنا مشکل ہے۔ سوائے خدا کی زبردست پشت و پناہ کے۔ اور یہ پناہ گاہ خدا کے ممدوح کا کفارہ ہے۔ جس کے وسیلے سے اس کو پناہ ملتی ہے۔ اور یہ عجیب کام خدا ہی کا ہے نہ کہ انسان کا اور ایمان تمام کام کے پورا کرنے کا وسیلہ ہے۔ یہ گنہگار کو گناہ کی تیز دھار سے بچا لیتا ہے۔ اور خدا کی روح پاک کی مدد سے گناہ کے بڑے گرداب سے نکلنے کی طاقت حاصل کر کے وہ ایمان کے ذریعہ سے فتیاب ٹھہرتا ہے۔ اور ہلاکت سے بچکر ہمیشہ کی زندگی حاصل کرتا ہے۔

سپرجن

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ہر ماہ کی پہلی اور پندرہ تاریخ کو بزبان انگریزی اور رومن اُردو میں الہ آباد سے شائع ہوتا ہے اس میں کلیسیا اور ملکی خبریں کرسچن اینڈیور کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں۔

چندہ سالانہ بموجب تنخواہ خریداران کے ۱۲ سے لیکر دو روپیہ تک ہے۔ نمونہ اڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور ہسوا یو۔پی سے طلب کر سکتے ہیں۔

مفید کہانی

چھوٹی لڑکی

نمبر ۱

ایک چھوٹی لڑکی جس کا سن قریب دس برس کے تھا ایک پادری صاحب کے ہمراہ اپنے چھوٹے ٹٹو پر سوار ہو کر سیر کو جا رہی تھی۔ دفعتاً پکار اٹھی کہ ”خدا انوڑ سے اور گرگو تو دیکھو۔ یہ کیا ہوا کہ آج اس کی تمام بھیڑیں پہاڑی کے اوپر تتر بتر ہو رہی ہیں۔ اور وہ بلا رہا ہے پر وہ سنتی نہیں ہیں۔ وہ اپنی آنکھیں کوئے ہوئے اُن کے پیچھے پریشان پھرتا ہے وہ بھاگ ہی رہی ہیں“۔

پادری صاحب جو اس کے ہمراہ تھے بولے ”ہاں آؤ چلو اُس کے پاس چلکر دریافت کریں کہ اس کی بھیڑوں کو کیا ہوا ہے“ چھوٹی لڑکی نے کہا کہ جی ہاں آیئے چلئے۔ چند ہی لمحے میں وہ دونوں اُس پہاڑی پر چڑھ گئے۔ پادری صاحب نے پوچھا کہ کیوں اور گرگیا ہوا کیوں تمہاری بھیڑیں اس قدر بھاگ رہی ہیں؟

اے صاحب ہوا تو کچھ نہیں پر یہ بھیڑیں آج ایسی کلیلیں کرتی ہیں میرے قابو میں نہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ موسم بہار کا ہے۔

چھوٹی لڑکی نے پوچھا کہ آج تمہارا کتا کا کہاں ہے اے ہے صاحبزادی یہی تو ایک آفت ہے بیچارہ کا پتو ہو گزرا اور یہ چالاک بھیڑیں جانتی ہیں کہ کتا نہیں ہے

باقی دارد

حضور امیر کابل نے محمود خاں ٹریبوں کے لئے ۴۰ ہزار کابلی روپیہ خود دیا تھا یہ جمع کیا وہ علاوہ ہے۔

مراسلات

فرزندی

فرزندی کے حق وار۔ ”وہ اپنے گھر آیا اور اُس کے انہوں نے اُسے قبول نہ کیا۔ لیکن جتنوں نے اُسے قبول کیا۔ اُس نے اُنہیں خدا کے فرزند ہونے کا حق بخشا یعنی اُنہیں جو اُس کے نام پر ایمان لاتے ہیں“۔ یوحنا ۱: ۱۱-۱۲ وہ آیا تو سب پاس۔ مگر سبھوں نے اُس کو قبول نہ کیا اگر سب اُس کو قبول کرتے تو سب کو خدا کے فرزند بننے کا حق ملجاتا۔ لیکن جتنوں نے اُس کو قبول کیا محض اُنہی کو یہ حق بخشا گیا۔ پیارے بھائی تم چاہتے ہو کہ سارے آدمی نجات پائیں۔ سارے آدمی مسیح کو قبول کریں۔ کیا تم نے مسیح کو قبول کیا؟ کیا تم اُن جتنوں میں شامل ہو؟ کیا تم کو خدا کے فرزند بننے کا حق بخشا گیا؟

کھوئے ہوئے بیٹے کی تمثیل۔ باپ نہیں چاہتا ہے کہ کوئی بھی اُس کی فرزندی سے محروم رہے۔ باپ سدا منتظر ہے۔ بیٹا آئے تو اُسے قبول کرے۔ خداوند یسوع جو خدا کا ازلی بیٹا ہے اور خدا کی محبت کو پورے طور سے جانتا ہے ایک تمثیل سے باپ کے دل کو کھول دیتا اور دکھلاتا ہے کہ باپ کس طرح فرزند کو قبول کرنے کے لئے منتظر ہے۔ اس تمثیل کو اچھی طرح سے پڑھو۔ لوقا ۱۵: ۱-۳۲ اس تمثیل کی کُل باتوں پر غور کرنے کی فرصت نہیں۔ مگر اس مضمون کے متعلق چند خاص باتوں کو میں پیش کرتا ہوں یہ بیٹا قدرت سے تو باپ کا بیٹا تھا۔ مگر اُس نے اپنے بیٹا ہونے کا حق کھو دیا تھا۔ اس کے دو سبب بتائے گئے (۱) باپ سے دُور جانا (۲) گناہ کرنا۔ چھوٹا بیٹا

اپنا سب کچھ جمع کرکے دور دراز ملک کو روانہ ہوا اور وہاں اپنا مال بدچلنی میں اُڑا دیا۔" (آیت ۱۳) کتنے لوگ اپنے کو مسیحی کہتے تو ہیں۔ مگر خدا سے دُور رہنے اور گناہ میں زندگی بسر کرنے سے وہ اپنی فرزندی کو جانتے بھی نہیں ہیں

اُس ملک میں سخت کال پڑا اور وہ محتاج ہونے لگا۔" (آیت ۱۴) گناہ انسان کے اندر روحانی کال پیدا کرتا ہے خدا کی رفاقت اور عبادت میں حقیقی آسودگی ہے۔ غیر مسیحی اس آسودگی سے محروم تو ہیں۔ مگر کتنے جو اپنے کو مسیحی کہلاتے ہیں۔ سدا بھوکے رہتے ہیں۔ نہ وہ خلوتی عبادت جانتے اور نہ خانہ دانی عبادت وہ اپنے کو زبان سے خدا کے فرزند بتاتے ہیں۔ مگر خدا کے ہاں سے اُن کو ایک ٹکڑا تک نصیب نہیں ہوتا ہے۔ خداوند فرماتا ہے کہ میں اس لئے آیا کہ وہ زندگی پائیں اور کثرت سے پائیں"

یوحنا ۱۰:۱۰

کثرت سے پانا تو درکنار وہ زندگی پاتے ہی نہیں "اُسے آرزو تھی کہ جو چھلیں سؤر کھاتے تھے۔ اُنہیں سے اپنا پیٹ بھرے مگر کوئی اُسے نہ دیتا تھا۔" (آیت ۱۶) روح کلیساؤں سے کہتا ہے۔ کہ "جو غالب آتے ہیں اُسے اُس زندگی کے درخت میں سے جو خدا کے فردوس میں ہے پھل کھانے کو دونگا۔" مکاشفات ۲:۷ مگر افسوس ہے کہ کتنے مسیحی ہیں کہ جنکو سؤروں کی چھلیں تک کھانے کو نہیں ملتیں۔ پیارے بھائیو دیکھو کہیں یہ تمہاری تصویر تو نہیں "پھر اُس نے ہوش میں آکر کہا کہ میرے باپ کے کتنے ہی مزدوروں کو روٹی افراط سے ملتی ہے۔ اور میں یہاں بھوکا مر رہا ہوں" (آیت ۱۷) اس تمثیل کی کنجی ہے ہوش میں آکر بیٹے نے جو پہلی بات محسوس کی تھی "میرا باپ" اگرچہ میں بیٹا کہلانے کے لائق نہیں ہوں مگر وہ میرا باپ ہے۔ جس طرح باپ بیٹوں پر ترس کھاتا ہے۔ اسی طرح خداوند اُن پر جو اُس سے ڈرتے ہیں ترس کھاتا ہے" زبور ۱۰۳:۱۳ باپ ترس کھانے والا ہے۔ اس ترس کی جڑ اُس کی محبت ہے۔ سو اس نے اپنے باپ کے ترس اور محبت کو محسوس کیا۔ اور اپنے دل میں پکار اُٹھا کہ "میرے باپ کے کتنے ہی مزدوروں کو روٹی افراط سے ملتی ہے۔ اور میں یہاں بھوکا مر رہا ہوں" خدا باپ کے ہاں مزدور کون ہیں۔ میری سمجھ میں یہ فرشتگان ہیں۔ کیونکہ اُن کی بابت یہ لکھا ہے "کیا وہ سب خدمت گزار روحیں نہیں جو نجات کی میراث پانے والوں کی خاطر خدمت کو بھیجی جاتی ہیں"۔

عبرانی ۱:۱۴

وہ خدا کے تخت کے آگے منہ ڈھانپے ہوئے حکم کے منتظر کھڑے رہتے ہیں۔ مگر نجات یافتہ انسان مسیح میں ابنیت حاصل کرکے مسیح کے ساتھ خدا کے دہنے ہاتھ بیٹھتے ہیں۔ اس لئے فرشتوں کا رتبہ اُن سے کہیں نیچے ہے۔ پیارے بھائی ذرا سوچو کہ فرشتگان جو مزدور ہیں خدا کی حضوری کی برکتوں سے معمور ہوکر سدا "قدوس قدوس قدوس رب الافواج" پکارتے ہوئے اُس کی حمد و ثنا میں مشغول ہیں اور افراط سے روحانی خوراک حاصل کرتے ہیں۔ مگر میں جو بیٹا ہوں یہاں بھوکا مر رہا ہوں۔ دیکھو گناہ کے سبب فرزندی کھو دینے سے انسان کہاں تک ذلیل ہو گیا۔ مزدور افراط سے روٹی کھاتے ہیں اور میں بھوکا مر رہا ہوں "میں اُٹھکر اپنے باپ کے پاس جاؤنگا۔ اور اُس سے کہونگا کہ اے باپ میں آسمان کا اور تیری نظر میں گنہگار ہوا۔ اب اس لائق نہیں رہا کہ پھر تیرا بیٹا کہلاؤں مجھے اپنے مزدوروں جیسا کرلے۔" (آیت ۱۸ و ۱۹) حقیقی توبہ خوف سے نہیں بلکہ باپ کی محبت کے محسوس کرنے سے ہوتی ہے "میں اُٹھکر اپنے باپ کے پاس جاؤنگا۔" توبہ یہی ہے۔ "جاؤنگا۔ اپنے باپ کے پاس" توبہ منہ پھیر لینے کو کہتے ہیں۔ اُس نے اپنے باپ کی طرف منہ پھیرا۔ اقرار توبہ کا لازمی نتیجہ ہے "پس وہ اُٹھکر اپنے باپ کے پاس چلا"۔ (آیت ۲۰)

باقی آئندہ

انتقال پُرملال

معلوم ہووے کہ ہمارے نہایت ہی باعزت منشی لگومل صاحب انسپکٹر مشن مدارس علاقہ پسرور ضلع سیالکوٹ کا عزیز القدر لخت جگر بنام پنا لعل جو کہ حقیقت میں لعل ہی جیسے سیرت و صورت میں تھا بیماری گھیٹر ٹانگ سے آج ۱۹ اپریل ۱۹۱۲ء شام کے وقت میموریل زنانہ مشن ہسپتال شہر سیالکوٹ میں اپنے آسمانی باپ کی گود میں چلا گیا ہے میرے مسیحی دوستو میں ملتمس ہوں اور نہایت ہی افسوس کے ساتھ واقعہ ہذا کو پیش کرتا ہوں۔ عزیز عرصہ نو ماہ سے اس بیماری میں مبتلا رہا ہے۔ اور مس ڈاکٹر وائیٹ صاحبہ سیالکوٹ کے زیر علاج رہا ہے۔ اُن کے علاج کرنے اور کرانے سے عزیز کو اکثر فائدہ ہوا لیکن وہ جگہ ٹانگ میں جہاں سے کہ بیماری نمودار ہوتی تھی چند عرصہ کے بعد ویسے ہی زخم بڑا بڑا ہوتا اور ٹانگ گلتی ہوئی معلوم ہونے لگی۔ وے عزیز کو ڈاکٹر صاحبہ کے ہسپتال میں بہمراہ ریورنڈ جے جی کیمبل صاحب بہادر مشنری پسرور لے گئے۔ انچارج ہسپتال مس صاحبہ جو ڈاکٹر وائیٹ صاحبہ کی جا بجا ان کی جگہ کام کرتی تھیں فرمایا کہ مورخہ ۱۹ اپریل ۱۹۱۲ء کو اوپریشن کیا جاویگا۔ مس صاحبہ نے اپنی خوبی مہربانی سے ایک ڈاکٹر سول سرجن صاحب سیالکوٹ چھاؤنی کو بھی بلالیا۔ جس روز کہ اوپریشن کا دن تھا وے جناب بھی تشریف آور ہوئے۔ لیکن عزیز نے بڑے پیارے والد کی گودی میں جھکر ہاتھ جوڑکر التماس کی کہ پاپا مہربانی سے میرا اوپریشن نہ کرایا جاوے۔ لیکن والد نے حکم نہیں مانا۔ پھر دوسری بار میرے عزیز برادر نے والد سے پہلے کی مانند ہاتھ جوڑکر عرض کی۔ لیکن والد نے کہا کہ نہیں۔ بیٹا آرام ہوجاوے گا۔ آخر الامر وہ لڑکے کو چونکہ ڈاکٹر صاحب تو آگئے تھے۔ اوپریشن روم میں میز پر لٹا کر

بیہوش کر کے کام شروع کیا۔ جہاں کہ کئی ایک نرسیں بھی موجود تھیں۔ اور ڈاکٹر صاحب اور مس ڈاکٹر صاحبہ تھیں۔ کام اوپریشن عرصہ دو گھنٹہ تک ہوتا رہا۔ پھر خیال ہوا کہ لڑکا کمزور ہوتا ہوا پایا جاتا ہے۔ فوراً جراحی کام چھوڑ کر کئی قسم کی ادویات دی گئیں۔ لیکن تقدیر کے آگے تدبیر کا مسئلہ حل نہ ہو سکا۔ آخر کار لڑکا چند منٹوں کے بعد جاں بحق تسلیم ہوا۔ اب میری التماس ہے کہ عزیز کی عمر جو کہ اس وقت قریباً ۱۲ سال کی تھی۔ والدین کے دل پر سخت صدمہ ہے۔ ہر ایک مسیحی کے آگے میری عرض ہے کہ خدا سے دعا کی جاوے کہ اپنے روح القدس کی مرہم ان کے زخمی دلوں پر لگا دے میرے پیارے لڑکا نہیں چاہتا تھا کہ میرا اوپریشن ہووے۔ لیکن باپ کی مرضی تھی کہ اس کی ٹانگ اچھی ہو جاویگی۔ خدا نے باپ سے لڑکے کو مانگا۔ لڑکا تو نہیں جانا چاہتا تھا۔ لیکن باپ نے ابراہام کی مانند جیسے کہ اس نے بیٹے کی قربانی دینے میں دریغ نہ کیا۔ اس نے بھی ہرگز نہ کیا۔ فوراً خدا کے ہاتھ میں سپرد کر کے ۲۰ اپریل ۱۹۱۲ء صبح قریب دس بجے کے پسرور میں لاش کو لے آئے۔ اور شام کو پانچ بجے اس کا جنازہ ہو کر مشن قبرستان میں گاڑا گیا۔

راقم متھرا داس سکول ماسٹر سپیشل کلاس پسرور مشن کیمپ

غور و حل طلب سوال

آدم اوّل کی پیدائش کے وقت جو نیکی اور پاکیزگی محبت اور دانائی کا پورا مادہ اس میں رکھا گیا تھا۔ بعد گناہ کرنے کے صفات مذکورہ آیا جس طرح سے نکلیں اور زوال ہو گئی تھیں اسی میں واپس گئیں یا شیطان نے ان کو چھین لیا؟ یعنے ان کا اخراج کس طرف کو مانا جاوے۔ براہ مہربانی بذریعہ نور افشاں اس کا جواب تحریر کیا جاوے۔ زیادہ آداب عرض۔

سائل گل ــ دہرہ دون

لودیانہ میں قادیانیوں سے مباحثہ

مولوی ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر اہلحدیث امرتسر اور منشی قاسم علی صاحب مرید مرزا صاحب قادیانی ایڈیٹر الحق دہلی کے مابین عرصہ سے اس امر میں اخباری گفتگو تھی کہ مرزا صاحب قادیانی نے جو مولوی ثناء اللہ صاحب کے حق میں ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کو اپنی زندگی میں مرنے کا اشتہار دیا تھا یہ خدائی حکم سے تھا یا از خود لکھا تھا؟ منشی قاسم علی صاحب نے تحریک کی کہ اس نزاع کے فیصلہ کے لئے منصف بنائے جائیں۔ ایک محمدی ایک احمدی۔ تیسرا کوئی غیر مذہب اگر کثرت رائے سے منصفوں نے فیصلہ بحق مولوی ثناء اللہ صاحب دیا تو منشی قاسم علے صاحب ان کو مبلغ تین سو روپے بطور انعام ادا کریں گے۔ اور بحث مقام لودیانہ ہو۔ چنانچہ محمدیوں کی طرف سے مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی اور احمدیوں کی طرف سے منشی فرزند علی صاحب ہیڈ کلرک فیروزپور مقرر ہوئے اور ثالث سردار بچن سنگھ صاحب بی اے پلیڈر گورنمنٹ ایڈوکیٹ لودیانہ مقرر ہوئے۔ ۱۷ اپریل ۱۹۱۲ء کو بحث شروع ہوئی اور فریقین نے اپنے اپنے وجوہات بیان کئے۔ ۲۱ تاریخ کو سردار صاحب موصوف نے فیصلہ بحق مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل امرتسری دیا۔

مولانا صاحب موصوف نے تین سو روپیہ جو منشی قاسم علی صاحب نے مباحثہ سے پیشتر مولوی محمد حسن صاحب رئیس لودیانہ کے پاس امانت جمع کئے تھے۔ وصول پایا۔ اور سردار بچن سنگھ صاحب ثالث کی دیانت داری اور محنت کا شکریہ ادا کیا۔

راقم

برکت علے لودیانوی۔ پنشنر نقشہ نویس۔

عام میلوں پر مسیحی مناد

آجکل ہر جگہ بیساکھ کی آمد میں میلے ہوتے ہیں۔ کوئی ضلع یا جگہ خالی نہیں۔ جہاں پیر پرستی کے اندر مزاروں اور خانقاہوں پر اسلامی عرس اور میلے نہ ہوں۔ ہمارے ضلع جہلم کے اندر چوہا سیدن شاہ اور کٹاس کے میلے بہت مشہور و معروف ہیں۔ جن پر لاکھوں آدمی دور دور سے آ کر شامل ہوتے ہیں یہاں پر پہاڑی چشمے ہیں۔ کٹاس کو ہندو لوگ امر کنڈ کہتے ہیں اور تیرتھ قرار دیتے ہیں۔ اور اس کی نسبت طرح طرح کی حکایات من گھڑت پیش کرتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ اس کی دھرتی چھپی ہوئی ہے۔ اس کی تہ معلوم نہیں ہو سکتی۔ کوئی شخص بارہ برس رسی بٹتا رہا تھا اور اس کی تہ تک نہ گئی۔ گر گنگا کے اشنان سے بھی اس کو متبرک جانتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ گنگا کا منبع اور یہ ایک جگہ سے ملتے ہیں۔ کہاں کوہ ہمالیہ اور کہاں نمک کی پہاڑیاں بیچ ہزاروں میل کے فیصلے ہیں۔ مگر حسن اعتقاد کے کیا کہنے ہیں۔ ہندو عورات کا ننگا ہو کر وہاں نہانا مشہور بات ہے کہ اس سے پاپ جھڑتے ہیں۔ چوہا سیدن شاہ میں ایک فقیر کی مزار ہے جہاں پر سینکڑوں ملنگ اور بھنگ چرس نوش بیٹھے رہتے ہیں۔ گدی والے شراب نوشی کو بہت متبرک جانتے ہیں۔ شراب پی کر رنڈیوں کے ناچ مجرے خوب دیکھتے ہیں اور سلامی کے طور پر لوگوں سے روپے بٹورتے ہیں۔ جاہل لوگ پہاڑوں کی فضا دیکھ کر بغیر دیکھے کرامت پر لٹو ہو جاتے ہیں۔ شکر ہے کہ اس دفعہ ان مشہور میلوں پر جو خرافات کا مخزن ہیں چرچ مشنری سوسائٹی کے مناد صاحبان اور پادری صاحبان جابجا پر خیمہ لگائے ہوئے مسیح کے جلال اور انجیل کی منادی کا کام کر رہے تھے۔ ہر سال ان میلوں پر مسیحی لوگ اپنی تلقین سے جاہلوں کی نجات کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ مبارک ہو۔ لیکن پیر صحابہ۔ میانہ موہڑہ۔ اور پادشاہاں وغیرہ کے میلوں پر بھی ان مسیحی بھائیوں کا

آنا ضروری ہے کئی سال تک ہم نے بچشم خود دیکھا ہے۔ کہ یہ میلے مسیحی منادوں سے خالی رہتے ہیں۔ حالانکہ میلوں پر ہزاروں آدمی جمع ہوتے ہیں۔ اور ان پر بشارت کا کام اور پیغام ضروری ہوتا ہے۔ کیا سیالکوٹ اور جہلم کی امریکن مشن کے مناد اس پر توجہ فرماوینگے؟

(راقم ایک طالب حق)

سنڈے سکول کے کام کی تاثیر ہندوستان کے مستقبل پر

گزشتہ سے پیوستہ

بزرگ صدرنشیں۔ مجھے کہنے دیجئے کہ آج سنڈے سکول کی سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ اس میں ایمان اور امید سے کام کرنے والے اُستادان ہوں۔ اور جب سنڈے سکول کا کام ایسے جانفشاں اور مسیح مصلوب کی محبت کے چھیدے ہوئے اُستادوں کے ہاتھوں میں آگیا۔ تب ہی ہندوستان ایسے کام کی تاثیر سے بہت جلد شگوہ۔ گرین لینڈ یا سامریہ بن جائیگا۔

ایک دفعہ ایک آدمی نے سوال کیا تھا کہ مسیح نے فرمایا تھا کہ میں جلد آتا ہوں۔ پر ابھی تک نہیں آیا۔ اس کا کیا باعث؟ اُس کے جواب میں کہا گیا کہ اُس کے خادموں نے اب تک انجیل تمام قوموں تک نہیں پہنچائی۔ اگر آج کوئی مجھ سے پوچھے۔ کہ کب ہندوستان مسیحی ملک ہوجائیگا؟ تو میں کہونگا جب سنڈے سکول اپنا کام کریگا۔

جس طرح ہمارے خداوند یسوع نے انجیل کا کام شروع کرتے وقت اپنی نسبت لوگوں کے سامنے پہلا یہ گواہی دی کہ "خداوند کا روح مجھ پر ہے"۔ اسی طرح اپنے شاگردوں کو انجیل کی منادی کا کام سپرد کرتے ہوئے یہ تاکیدی حکم دیا تھا کہ تم یروشلم سے باہر نہ جاؤ بلکہ باپ کے اس وعدے کے پورے ہونے کے منتظر رہو۔ اعمال ۱/۴ یعنی پہلے روح القدس عالم بالا سے لیلو۔ پھر انجیل سناؤ۔ پس بڑی بات سنڈے سکول کے لئے یہی ہے کہ اس کے اُستاد روح القدس سے معمور ہوں۔ جب تک اُستاد نے روح القدس کا بپتسمہ نہ پایا ہو۔ اس کا حق نہیں کہ سنڈے سکول میں اُستاد کا کام کرے۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ کبھی کبھی یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ اس یا اس سنڈے سکول سے کوئی سیکھنے والا مسیح کی طرف رجوع نہیں لاتا کبھی کبھی اُستادوں پر بھی الزام لگائے جاتے ہیں۔ یہ تو بڑی شرم کی بات ہے۔

بعض اوقات نہ صرف سنڈے سکول بلکہ اور کاموں کی بھی یہی صورت نظر آتی ہے۔ چنانچہ ڈبلیو۔ پی میکے صاحب ایم اے جو ایک مشہور مصنف ہیں۔ بیان کرتے ہیں کہ ڈاکٹر تھامس چامرس صاحب کی سوانح عمری پڑھنے سے مجھے بڑی تاثیر ہوئی۔ یہ ڈاکٹر صاحب بڑے مشہور مناد ہو گزرے ہیں۔ وہ خود بیان کرتے ہیں۔ کہ میں مدت تک انجیل کی بشارت کا کام بڑے زور شور سے کرتا رہا اور میں خود ایک تبدیل شدہ شخص نہ تھا۔ آج جو سوال پیدا ہو سکتا ہے وہ یہی ہے کہ سنڈے سکول کے اُستادوں میں کوئی ایسا تو نہیں جو تبدیل شدہ نہ ہو۔ یہ ممکن ہے کہ ہر ایک اُستاد بھلا مانس ہو۔ نیک زندگی بھی بسر کرتا ہو۔ نیک نام ہو۔ نبوت بھی کرتا ہو۔ یعنی انجیل کی منادی کرتا ہو۔ بدروحوں کو بھی نکالتا ہو۔ یعنی جو لوگ بُری عادتوں میں پھنسے ہوں اُن کو اُن سے رہائی دلاتا ہو۔ بہت معجزے کرتا ہو۔ یعنی ایسے کام جن سے لوگ حیران ہوجاتے ہوں۔ پھر بھی یہ سوال باقی رہ جاتا ہے کہ آیا وہ تبدیل شدہ ہے؟

نیک زندگی ایک اخلاقی شخص بھی بسر کرسکتا ہے۔ تبدیل شدہ زندگی یہ ہے کہ مسیح میں پیوستہ ہو کر اُسی کے جلال کے لئے جینا۔ ایک تبدیل شدہ مسیحی اس لئے نیک زندگی بسر نہیں کرتا کہ اجر پائے۔ بلکہ اس لئے کہ مسیح کے خون سے خریدا ہوا ہے چونکہ خداوند پاک ہے۔ اور ہمیشہ پاکیزگی کا بھوکا ہے۔ پس لازمی ہے کہ جو کوئی خداوند کی اس پاک خدمت میں حصہ لیوے وہ اسباب کا فیصلہ کرے کہ وہ ایک تبدیل شدہ اور مسیح کے خون سے پاک اور صاف کیا ہوا شخص ہے اور کہ اس مبارک کی روح پاک سے مقرر شدہ ہے۔

اخیر میں اس قدر عرض کروں گا کہ سنڈے سکول کے اُستاد جب کلاس کو لیں تو اپنے آپ کو طلبا کے لئے اجنبی اور ایک عجیب چیز نہ بنائیں بلکہ جب کلاس میں جائیں تو لڑکوں سے خیر صلاح پوچھنے اور ان سے بڑی محبت سے پیش آئیے اور اُن پر دلی محنت سے ایسا اثر ڈالئے کہ طلبا معلوم کریں کہ فی الحقیقت یہ ہمارا خیر خواہ ہے۔ سو اُن پہ بڑا اثر ہوگا۔ اور ہندوستان جلد ایک مسیحی ملک ہوجائے گا۔

خدا کرے کہ سنڈے سکول کے کام کی بڑی تاثیر ہووے ہندوستان پر۔ اور ہندوستان جلد مسیح کا ہوجائے

الراقم۔ مسٹر دیدار سنگھ۔ گجرات پنجاب

میاں بیوی کا دینی مناظرہ

گزشتہ سے پیوستہ

میاں:- ڈیکن براؤن اور میں چند دن ہوئے پاکیزگی پر گفتگو کر رہے تھے اور دوران گفتگو میں اُس نے کہا کہ پاکیزگی کے لئے ہم آہستہ آہستہ ترقی کرتے ہیں۔ اُس نے کہا کہ تبدیلی حاصل کرنے کے بعد ہم تدریج فضل میں ترقی کرتے ہیں اور آخر کار ہم پاکیزگی حاصل کر لیتے ہیں

بیوی:- کیا ڈیکن براؤن پاکیزہ ہونے کا اقراری ہے؟

میاں:- نہیں۔ وہ کہتا ہے کہ ابھی تک اُسے پاکیزگی حاصل نہیں ہوئی۔

بیوی:- وہ مسیحی کب ہوا تھا؟ کیا میں نے اُسے اس سالٹھ سالہ جوبلی میں یہ گواہی دیتے ہوئے نہیں سُنا تھا کہ اُس کو تبدیلی حاصل ہو گئی ہے؟

میاں:- ہاں کوئی پچاس سال ہوتے کہ اُسے یہ برکت حاصل ہوئی تھی۔

بیوی:- پچاس سال ہوئے کہ اسے یہ برکت حاصل ہوئی اور ابھی اُسے پاکیزگی حاصل نہیں ہوئی ہے۔ یہ پانے کے لئے اور کتنی مدت درکار ہوگی؟ اُس نے کہاں تک ترقی کی ہے؟ ممکن ہے اُس کی حالت آپ ہی کی طرح ہو کہ اس تبدیلی کے زمانہ کو ایک نہایت ہی عمدہ زمانہ سمجھتا ہو اور بس۔

میاں:- ہاں اُس کی یہی حالت ہے۔ وہ کہتا ہے کہ وہ خوشی پانے کے لئے جو اُس کو تبدیلی کے وقت نصیب ہوئی تھی سب کچھ دینے کو تیار ہے۔ ان مبارک وقتوں اور ریوائیولوں کا ذکر کرتے وقت اس کی آنکھوں میں آنسو آگئے تھے۔ اس نے بیان کیا کہ اُن دنوں کے خادم الدین کیسی سادگی سے تعلیم دینے والے تھے اور کہا کہ تب میں اور اب میں بڑا فرق ہے۔

بیوی:- شکر ہو خدا کا کہ میں اس وقت ایسی خوش ہوں جیسے وہ اس وقت تھا اور یہ مقدس ایسی ہی سادگی سے تعلیم دیتے ہیں جیسے اُس وقت کے خادم الدین۔ لیکن مجھے کھانا بھی پکانا ہے۔ اگر بارش کے سبب میں آج شام کو باہر نہ جا سکی تو میں بائیبل سے ہی آپ کو بتاؤں گی کہ پاکیزگی تدریج بڑھنے والی چیز نہیں ہے۔ بلکہ شفائی جو ایک وقت میں حاصل ہوتی ہے۔ (وہ اُٹھ کر کھانا پکانے میں مشغول ہو گئی۔

میاں:- (اپنے آپ میں) مجھے معلوم تو ایسا پڑتا ہے کہ اس عورت کو کوئی ایسی برکت حاصل ہو گئی ہے۔ جو مجھے نصیب نہیں ہوئی۔ کچھ ایسا لگتا ہے کہ جو کچھ وہ کہتی ہے۔ درست ہے۔ لیکن میں تو اپنے ایمان سے نہیں ہٹونگا اگر ایسا کیا تو میری کلیسیا کے ممبر (خصوصاً ہمارا پادری) کیا خیال کریگا۔ اوہ نہیں میں اس کی پیروی نہیں کرونگا۔ باقی آئندہ

خیمہ بیابان میں

بادی النظر میں ان الفاظ کے پڑھنے سے یہ امر صاف ظاہر ہے کہ جماعت کا خیمہ جسکو لاوی اور کاہن کسی جگہ سے اُٹھا کر لائے۔ سوا موسوی خیمہ کے اور کچھ نہیں ہو سکتا اور اُس جگہ کی نسبت جہاں سے یہ لایا گیا کلام نے ہمیں نہیں بتلایا۔ لیکن آیتوں کے مقابلہ کرنے سے (دیکھو ۲ تواریخ ۱-۳۔ پہلا سلاطین ۳-۱-۴) یہ معلوم ہوتا ہے کہ خیمہ جبعون سے پہلی مرتبہ صیہون پہاڑ پر پہونچایا گیا تھا۔ اور جس جگہ پر کہ عہدنامہ کا صندوق اُس وقت موجود تھا اور ازاں بعد معہ دیگر پاک چیزوں کے موریاہ پہاڑ پر پہونچایا گیا اور جہاں پہونچکر وہ ہیکل میں رکھا گیا۔ یہ کل امور کافی طور پر اس بیان سے صاف ظاہر ہیں۔

لیکن یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا یہ وہی موسوی خیمہ تھا یا کوئی اور خیمہ جیسا کہ داؤد نے یروشلم میں بنایا تھا اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ خیمہ اس وقت تک موجود تھا (دیکھو ۲ سموئیل ۶-۱۷ اور ۷-۲ پہلی تواریخ ۱۵-۱ اور ۱۶-۱) بہت سے کرسٹچین کر ڈیل ہاسن بھی اس میں داخل ہے اس امر پر متفق ہیں کہ الفاظ "جماعت کا خیمہ" اوہیل موخد (Ohel Moed) جو اس مقام پر اور بائیبل کے دیگر مختلف مقامات میں مستعمل ہوئے ہیں حقیقتاً قدیم موسوی ساخت یا خیمہ پر دلالت کرتے ہیں ان کے اس امر کے ماننے کی ایک وجہ یہ ہے کہ وہ الفاظ ایک قسم کے اصطلاحی محاورہ بن گئے تھے جس سے وہ قدیم ساخت عموماً پاک کلام میں موسوم کی گئی تھی۔ الفاظ اوہیل موخد معلوم ہوتا ہے کہ اوّلاً چھوٹے خیمہ کی نسبت بیان کئے گئے تھے جس کو کہ موسیٰ درمیان یہوواہ اور اُس کے لوگوں اسرائیل کی ملاقات کیلئے استعمال کیا کرتا تھا اور اس لئے وہ جماعت کا خیمہ یا ملاقات کا خیمہ کہلایا گیا۔ لیکن ازاں بعد جبکہ باقاعدہ بڑا خیمہ اس کام کے لئے بن گیا تو وہ اس نام سے پکارا جایا کرتا تھا۔ صرف ایک ہی اور لفظ اس ساخت پر دلالت کرنے کے لئے جیسا کہ یہ لفظ ہے اکثر استعمال کیا گیا ہے۔ اور یہ دوسرا لفظ عبرانی زبان میں "مشکن" ہے اور جو عموماً ہمارے انگریزی ترجمہ میں "ٹیبرنیکل" کے لفظ سے ترجمہ کیا گیا ہے جس کے معنے "مسکن" ہیں۔ پس اگر ان الفاظ کے یہ معنے لئے گئے ہیں اور صحیح ہیں تو ظاہر ہے کہ ہم اپنی کوشش کے مقصد تک پہونچ گئے۔ یعنی ہم نے دریافت کر لیا کہ خیمہ حقیقتاً موجود تھا۔ اس میں شبہ نہیں کہ یہ داؤد اور سلیمان کے زمانہ میں موجود تھا یا کم از کم سلیمان کے عہد میں۔

باقی دارد۔

خوفناک حادثہ

۲۴ اپریل بروز بدھ بوقت ۱۱ بجے دن کے ایک نہایت ہی خوفناک حادثہ دہلی کے قلعہ میں واقعہ ہوا۔ ۱۰ دیسی آدمی بہ ایک گنر ماسٹر (یوروپین) کے میگزین میں کام کر رہے تھے وہ پرانے گولوں (Shells) میں سے پرانی بارود نکال رہے تھے۔ اتفاقاً ناگہانی آفت نے اُنہیں وہاں آ گھیرا۔ قریباً بیس گولے وہاں پڑے تھے۔ ان میں سے دو کسی طرح سے رگڑ کر کے باوہرے چھوٹے۔ اُنہوں نے اوّل اس گھر کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے جتنے آدمی وہاں موجود تھے سب موت کا لقمہ ہوئے۔ چونکہ وہاں ۱۰ گولے اور بھی پڑے تھے۔ اس واسطے وہاں کسی کو جانیکی جرأت نہ ہوسکی تمام قلعہ کے گورے بارکوں میں سے نکالے گئے۔ قلعہ کے دونوں دروازے بند کر دیئے گئے۔ ٹھنڈی سڑک بھی بالکل بند کر دی گئی تھی۔ پھر فائر بریگیڈ کو بذریعہ ٹیلیفون بلایا گیا کمیٹی کا آگ بجھانے کا انجن فوراً ہی لایا گیا دیسی سپاہیوں نے واقعی بڑی جوانمردی کے کام کئے۔ وہ آگ بجھانے میں ہمہ تن مصروف تھے۔ گھر کے گر جانے سے یہ فائدہ ہوا کہ اب باقی گولوں میں آگ نہ لگنے پائی۔ ورنہ قلعہ کا تو کیا ٹھکانہ تھا۔ جب کچھ آگ بجھی اب بیچارے ان مردوں کی طرف چلے۔ سات آدمیوں کے بدن کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے تھے۔ ان میں سے کسی کا ہاتھ نہ دارد کسی کا سر ندارد اور چند کے جسم کے ٹکڑے قریب سو گز کے فاصلے پر ملے اُنکے گوشت کی بوٹیاں بالکل جلی ہوئی اِدھر اُدھر پڑی تھیں ساڑھے تین بجے جبکہ آسمانی بارش ہو رہی تھی اور بوجھے ہوئی آگ بجھی دو آدمی زیر علاج ہیں۔ گنر ماسٹر بھی جنکا ایک پاؤں گولے کے ساتھ کہیں اُڑ کر چلا گیا تھا دوسرے دن بیچارے مر گئے خلاف آئین ملکی رشتہ داروں کو تسلی دے جو کہ باہر سے کام کرنے کیواسطے بلائے گئے تھے۔ از طرف ایس۔ ٹی۔ جاشوا۔ سبز منڈی

جلسہ المنائی ایسوسی ایشن

سہارنپور سیمنری

گزشتہ سے پیوستہ

یہی سبب ہے کہ آسمانی گھر میں پوری صلح اور یگانگت ہوگی۔ کیونکہ وہاں صرف ایک ہی طبیعت کے لوگ ہونگے اور جب وے سب ایک ہی مزاج کے ہیں تو جھگڑا کہاں سے ہو۔ پس ہم دیکھتے ہیں کہ جو کلیسیا یا کسی سوسائٹی میں پھوٹ ڈالنے والا ہے وہ جسمانی ہے۔ یگانگت کا سب سے اچھا وسیلہ روحانیت ہے۔ جو روح القدس سے حاصل ہوتی ہے۔ پس ہم کوشش کریں کہ روح کی یگانگی صلح کے بند سے بندھی رہے۔

اس خاندان کو اور بھی بہت سے نام دیئے جاتے ہیں جن کی نسبت بیان کی ضرورت اور وقت نہیں صرف نام کافی ہیں۔ مثلاً گلہ۔ گھر یا مقدس روحانی خاندان مسیحی فوج۔ درخت کی ڈالیاں۔ مسیح کا بدن وغیرہ۔ ان مثالوں میں ہم دیکھتے ہیں کہ وے مجموعہ ہیں پر تو بھی واحد استعمال کئے جاتے ہیں۔ یہ سب مثالیں چند یا اکثر واحد کا مجموعہ ہیں جو اپنی مجموعی صورت میں بھی واحد ہی رہتے ہیں۔ یہ کلیسیا اکثر مسیحیوں کا مجموعہ ہے۔ لیکن کیا اس کو یہ حق حاصل ہے کہ یہ واحد استعمال کی جاوے؟ کیسے افسوس کی بات ہے کہ جب یہ محاورہ استعمال میں آتا ہے کہ فلاں جلسے میں اتنی ڈوی نامی نیشن کی کلیسیائیں اکٹھی تھیں۔ یہ تو اس یگانگت کے خلاف ہے۔ مسیح نے کلیسیائیں نہیں پر کلیسیا قائم کی۔ لیکن ہم کلیسیائیں بناتے ہیں۔ کلیسیا حقیقت میں ایک ہی ہے جو تمام دنیا میں ہے اور وہ مسیحی کلیسیا ہے۔ مقامی کلیسیائیں اس عالمگیر کلیسیا کا جز ہیں۔ پس ہم سب جو اس خاندان کے ستون کا ہیں مل کر کوشش کریں کہ مسیح کے اس خاندان میں پوری یگانگت ہووے اور کلیسیا ایک ہی ہووے۔

اب میں اس یگانگت کی ضرورت کی نسبت تین باتوں کا ذکر کرونگا۔

ہم مسیحیوں کو یگانگت اور اتفاق کی بڑی ضرورت ہے۔ کیونکہ ہم سب کی ایک ہی خدمت ہے اور یہ خدمت مسیح کی گواہی ہے جسکو انجیل کی بشارت بھی کہتے ہیں دیکھو متی ۲۸: ۱۹ "پس تم جا کر سب قوموں کو شاگرد بناؤ" یوحنا ۱۵: ۲۷ "اور تم بھی گواہ ہو کیونکہ شروع سے میرے ساتھ ہو"۔ اعمال ۱: ۸ "زمین کی انتہا تک میرے گواہ ہوگے"۔ یہ باتیں مسیح نے اپنے شاگردوں سے کہیں جن میں ہم اور آپ بھی شامل ہیں۔ پس ہماری ایک ہی خدمت ہے۔ اور وہ روحوں کو بچانا ہے۔ ہم میں سے بعضے پاسبان ہیں بعضے اُستاد ہیں اور بعضے مناد ہیں۔ لیکن ہم سب اُسی ایک خدمت کے مختلف حصوں کو کر رہے ہیں۔ اس خدمت میں ہم سب خدا کے ہمخدمت ہیں ا کرنتی ۳: ۹ ایک گھڑی کو لیجئے اور پیچھے ڈھکنے کو کھولئے تو آپ دیکھینگے کہ وہاں بہت سے پرزے حرکت کر رہے ہیں۔ وے سب اپنی اپنی جگہ پر اپنے کام کو کر رہے ہیں وے سب پرزے ایک دوسرے کے ساتھ ملے ہوئے ہیں۔ اور یوں سب مل کر گھڑی کی سوئیوں کو چلا رہے ہیں کہ جس سے وقت معلوم ہوتا اور گھڑی کہلاتی ہے۔ اگر ان پرزوں میں سے ایک بھی پرزہ اوروں کے ساتھ نہ چلے تو اُس سے سوئیاں یا تو بالکل بند ہو جاتی ہیں۔ یا اُن کی رفتار میں فرق آ جاتا ہے کہ جس سے صحیح وقت معلوم نہیں ہوتا۔ اسی طرح ہم سب مل کر گھڑی کے پرزوں کی مانند ایک ہی خدمت کو کر رہے ہیں۔ پس گھڑی کے پرزوں کی مانند یگانگت کی ضرورت ہے۔ تاکہ یہ خدمت ترقی پاوے۔

باقی آئندہ



شعر و سخن

غزل

(از - حاکم رائے - ثمر)

یسوع میں خدا کو نمودار پایا ۔ کہ گرتے ہی قدموں پہ پیدا پایا
گنا بخشنے پہلے کیا جسکو چنگا ۔ جلال خدا یوں نمودار پایا
خدائی پیمبر نے جہاں تخت ڈالی ۔ تو ہر سو مسیحا کا دربار پایا
زندہ کیا یا شفا بخش دی ۔ مردہ ملا یا کہ بیمار پایا
محبت یہ دیکھو نہ کی جان دریغ ۔ خدا کی خدائی کا غمخوار پایا
نہ تسکیں ہوئی جز خداوند مسیح ۔ وہی عاصیوں کا مددگار پایا
تبھی کی پرستش میں نے خدا کی ۔ نہ دنیا و مافی نہ آثار پایا
مقدس فرشتے بھی سب جہاں کے ۔ بجز تیرے کل کو گنہگار پایا
فلک کا ہوا راز افشا سراسر ۔ جو فرزند ایزد کو نسار پایا
ترا راز سمجھے تو کیونکر وہ سمجھے ۔ نہ جس نے دل اک سمجھدار پایا
ڈرا موت سے وہ نہ روز جزا سے ۔ مجھے تیرا ملنے پہ ستار پایا
مرو تیری الفت کا کیونکر وہ جانے ۔ شیاطیں میں جسکو گرفتار پایا
نہ دولت کی خواہش نہ عزت کی پیچ ۔ نشے میں ترے جسکو سرشار پایا
ملے یوں تو ہمکو بہت خیر خواہ بھی ۔ مگر جس کو پایا یاں عیار پایا
ملا نا خدا جب مسیحا سا ہم کو ۔ تو کشتی کو بیرون کے اُس پار پایا

اُٹھایا ہے جب سے کہ بار صلیبی ۔ دل بے شرع کو شرع دار پایا
نگیں جب سے دل کا مسیحا ہوا ہے ۔ کوئی داغ پایا نہ کوئی خار پایا
ملا ہے ہمیں جب سے روح مقدس ۔ خدا کو یسوع میں نمودار پایا

قطعہ

نمایاں ہوئے آج آثار وصل ۔ لگاتار ہچکی کا اک تار پایا
بلا دخل جنت ہمیں خواہش سب ۔ اجل کو فقط ایک دربار پایا
ترزوہ مبارک ہے جو مسیح میں ۔ زمین و زماں کا وہ مختار پایا

انتخاب الاخبار

آجکل کا پنجاب

مذکورہ بالا واقعات ۶۰ سال پہلے اسی پنجاب میں واقع ہوئے ہیں۔ اسی زمانہ میں مکتبوں میں تھوڑی بہت فارسی تعلیم ہوتی تھی۔ عام طور پر جہالت کی تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ مال و زر لوگ زمین کے اندر دفن رکھتے تھے۔ کیونکہ ہر وقت لٹ جانیکا اندیشہ رہتا گو ہر شے کا نرخ بہت ارزاں تھا۔ لیکن پیداوار کا یہ عالم نہ تھا۔ اس وقت میں سرکاری مالگذاری وصول کرنا بھی ایک بڑا وقت طلب معاملہ تھا۔ مگر گزشتہ دو برسوں میں ۱ء۹۹ - اور ۳ء۹۹ فی صدی شرح سے مالگذاری سرکاری وصول ہوئی۔ علاوہ ازیں ۳۵ لاکھ روپیہ جو بقایا میں تھا اس کا بھی ۹۸ فی صدی وصول ہوگیا جو کاشتکاروں کی خوشحالی کی دلیل ہے۔ نیز آبادی پنجاب کی مالگذاری سال ماسبق کی نسبت ۱۷ لاکھ بڑھ گئی ہے آبادی میں تجارت میں اشاعت علم میں ۶۰ سال کے عرصہ میں جو کچھ ترقی ہوئی ہے وہ گورنمنٹ کے لئے باعث فخر ہے۔ نہروں کی تعمیر سے بیابان تختہ گلزار بنگیا ہے۔ حال میں نہر اپر چناب کا افتتاح حضور وائسرائے نے کیا ہو جو دنیا میں سب سے بڑی نہر ہے طول میں ۱۸ میل لمبی ہے اور سرے پر ۳۴۲ فیٹ چوڑی اور ۱۱ فیٹ ۸ انچ گہری وہ ۱۷۵ لاکھ ایکڑ اراضی کو سیراب کریگی۔ اس پر ۳ کروڑ ۲ ½ لاکھ روپیہ صرف ہوا ہے سرکار کو سالانہ آمدنی ۳۲ لاکھ روپیہ کی ہوگی۔ اب پانچ سکیمیں نہروں کی مکمل ہوگئی ہیں جن سے ۶۲ لاکھ ۳۰ ہزار ایکڑ اراضی سیراب ہوتی ہے۔ جس سے ۲ ارب ۷۰ لاکھ کی فصل پیدا ہو سکتی ہو ان پر ۸۰ لاکھ پونڈ خرچ آچکا ہے۔ اور سرکاری آمدنی ۴ کروڑ ½ ۵۳ لاکھ ہے۔ آرمی نیوز۔

اسباب گرانی

گرانی اجناس صرف ہندوستان تک محدود نہیں ہے بلکہ ساری دنیا میں ایک ہی نقشہ ہے مسٹر فشر پروفیسر پولیٹیکل وکونومی ایل یونیورسٹی نے اس معاملہ کی خاص تحقیقات کی ہے۔ وہ کہتے ہیں امریکہ میں اشیاء کی قیمت ۵۰ فیصدی بڑھگئی ہے۔ جرمن میں ۳۰ فیصدی انگلستان و ہندوستان میں ۲۰ فیصدی اُن کے خیال میں نہ تو فری ٹریڈ اس کی ذمہ وار ہے نہ طریق تحفظ نہ امریکہ کے ٹرسٹ بلکہ دنیا میں چاندی سونے کا سکہ زیادہ بڑھ گیا ہے اس لئے ہر چیز کی زیادہ قیمت دیجاتی ہے۔ گزشتہ ۱۵ سال میں سونے کی سالانہ نکاس ½ ۶ کروڑ پونڈ سے بڑھکر ۱۰ کروڑ پونڈ ہوگئی ہے۔ جب تک سونے کی نکاس کم نہ کیجائیگی۔ اشیاء کی قیمت بڑھتی رہیگی۔ اس کا صرف ایک ہی علاج ہے کہ تمام ملک باہم سمجھوتہ کرکے سونے کا کانوں سے نکالنا محدود کریں۔ پریسیڈنٹ ٹیفٹ نے تجویز کی ہو کہ اس سوال پر غور کرنے کے لئے ایک بین الاقوامی کانفرنس مقرر ہو۔ (ط)

ریاست بڑودہ میں پریس ایکٹ

ابھی تک ریاست بڑودہ میں کسی اخبار یا رسالہ کے اجراء پر کسی قسم کی ضمانت نہیں لی جاتی تھی۔ لیکن اب ریاست کی طرف سے یہ حکم جاری کیا گیا ہے۔ کہ حدود ریاست کے اندر کوئی شخص دو ہزار روپے کی نقد ضمانت داخل کئے بغیر نیا اخبار یا رسالہ جاری نہیں کر سکتا۔ غالباً یہ حکم بعض سڈیشن کے واقعات کی بناء پر وہاں جاری کیا گیا ہے۔

جنگ اٹلی وٹرکی

اگرچہ دول یورپ نے اب اٹلی اور ٹرکی

کے درمیان صلح کرانے کی تحریک شروع کردی ہے لیکن اٹلی کی طرف سے ہنوز چھیڑ چھاڑ کا سلسلہ چلا جاتا ہے۔ فوجی نقل وحرکت برابر جاری ہے۔ چنانچہ بار برداری کے جہازوں کے ایک بیڑہ نے جنگی حفاظت کے لئے جنگی جہاز ہمراہ تھے۔ اٹلی سے فوج لیجا کر طرابلس کے مقام زوآرہ کے قریب اُتار رہی ہے۔ اٹلی والوں نے طرابلس کے ایک نئے مقام بنام مکابیز پر قبضہ کرلیا ہے۔ ۱۱ اپریل کو اٹلی والوں نے قلعہ بوچھیار پر قبضہ کیا۔ عربوں نے کوئی مزاحمت نہیں کی۔ اُٹالین بلاکیڈ کے ساحل یمن پر وسعت دیئے جانے کا جو اعلان ۸ اپریل کو کیا گیا تھا۔ اُس کی بابت ظاہر ہوتا ہے کہ برٹش گورنمنٹ کے دریافت کرنے پر اٹلی نے یہ جواب دیا ہے کہ حاجیوں کی آمدورفت میں کوئی دخل دینے کا ارادہ نہیں ہے۔ مکابیز پر قبضہ کرنے پر دستاویز اسلحہ روکنے کی غرض سے تارپیڈو کشتیوں کے لئے اٹلی کو ایک اسٹیشن مل گیا ہے۔ اٹلی نے قلعہ پوسیشن پر بھی ۱۱ اپریل کو قبضہ کرلیا ہے۔ یہ قلعہ سرحد تونس کی کنجی ہے۔ (راجپوت گزٹ)

ہندو مسلمانوں کی نااتفاقی پر ہزآنر صوبجات متحدہ کا تاسف

سرزمین ہند میں ہندو مسلمانوں کو رہتے سہتے صدیاں گزر گئیں زمانہ جس طرح پلٹتا رہا اسی طرح ہندو مسلمانوں میں اتفاق ونفاق بھی زیروزبر ہوتا رہا۔ ہم اسبات کے ماننے کے لئے ہرگز تیار نہیں کہ ہندو مسلمانوں میں کبھی اتفاق ہوا ہی نہیں۔ ایسا بہت بڑا زمانہ گزرا ہے کہ جس میں ہندو مسلمانوں نے نہایت اتحاد واتفاق کیساتھ زندگی بسر کی اور آپس میں محبت ویکجہتی کے رشتہ کو خوب مضبوط رکھا لیکن ناساعد روزگار سے اسی صدی میں ان میں ایسی بیدلی اور تنفر ونکدر پیدا ہوگیا ہے کہ جس کی یکجہتی کی صورت ہی نظر نہیں آتی۔ کمی افراد اتفاق کی راہیں نکالتے ہیں۔ لیکن کچھ لوگ کوئی نہ کوئی ایسا شاخسانہ کھڑا کردیتے ہیں کہ اتفاق پر نفاق ہی زبردست ہوجاتا ہے ہندوستان کے حکام عالی مقام حضور بادشاہ سلامت تک بھی ہندو مسلمانوں میں اتحاد کے متمنی ہیں۔ لیکن ہندوستان کی بعض ضدی طبیتیں اپنے آگے کسی کی چلنے ہی نہیں دیتیں۔ سرجان ہیوٹ صاحب لفٹنٹ گورنر صوبجات متحدہ جو اگلے مہینے میں پنشنیاب ہوکر ہندوستان سے وداع ہونیوالے ہیں۔ ہندو مسلمانوں کی نااتفاقی پر نہایت رنج کے ساتھ کف افسوس ملتے ہیں۔ آپ کیا ہر ایک نصفت شعار حاکم رعایا میں بغض وحسد دیکھکر ملول ہوتا ہے۔ ہزآنر فرماتے ہیں کہ ان کے دیکھتے دیکھتے ہندو مسلمانوں میں اتحاد واتفاق پیدا ہونے کی بجائے خصومت ورنجش پہلے سے زیادہ بڑھ گئی۔ گو اس پر ہزآنر نے تفصیلی فقرات بیان فرمائے ہیں۔ لیکن ہم صرف اس جملہ کے کہنے پر اکتفا کرتے ہیں جو انہوں نے جاتے ہوئے ہندوستانیوں کو سنایا ہے کہ جہاں تک ممکن ہوسکے آپس میں اتحاد واتفاق کی کوشش کرکے نااتفاقی کا بیج ماردو۔ لیکن افسوس ہے کہ ملک میں وہی باتیں بنائی جارہی ہیں کہ جن سے اتفاق کوسوں دور بھاگتا ہے کہا جاتا ہے کہ مسلمان جداگانہ حق انتخاب مانگتے ہیں تو کس طرح ملاپ ہو۔ مسلمان گاؤکشی سے باز نہیں آتے تو پھر یگانگت کہاں سے آئے۔ لیکن سوالات ایسے ہیں جو محض چند تیز طبیعتوں نے نااتفاقی کے قدم اچھی طرح جم جانے کے لئے تراش رکھے ہیں۔ ورنہ مسلمانوں کی پستی اور درماندگی کو دیکھتے ہوئے کوئی منصف مزاج ہندو علیحدہ حق انتخاب کو زبون خیال نہیں کرسکتا۔ کیونکہ ہندوؤں کو اس سے کسی قسم کا نقصان پہونچنے کا احتمال نہیں البتہ مرض کی بات دوسری ہے۔ گاؤکشی سے مسلمانوں کو باز رکھنے کا خیال بھی اسی وقت کے لوگوں طبع موزوں کا عادی نہ ہوگئے ہوتے۔ مجاہو بات یہ ہے کہ جبتک دونوں کو ایسے رہبر میسر نہ آئیں گے کہ جو انہیں بالکل سیدھی راہ بتائیں بہ حیثیت مجموعی ہرگز اتفاق پیدا نہ ہوگا۔

میونسپل گزٹ صدائے ہند لاہور۔

۹/۱

ضرورت

مندرجہ ذیل عیسائی اُستادوں کی مشن ہائی سکول فرخ نگر کے لئے ضرورت ہے۔

اول۔ ایک گریجوائٹ جو کہ انگریزی اور سائنیس سکھلادے دوم۔ ایک مولوی جو کہ اردو اور فارسی۔ سوم۔ ایک جو کہ ہندی اور سنسکرت۔ چہارم دو ایف اے یا انٹرنس پاس پانچویں اور آٹھویں جماعتوں کے واسطے یششم دو ورنیکولر مڈل پاس۔ تنخواہ بموجب تجربہ اور لیاقت کے دس روپیہ سے لیکر ۱۵۰ روپیہ ماہوار تک ملیگی۔

درخواستیں معہ اسناد پاس ڈبلیو۔ ایل ہیمفل صاحب مینیجر فتحگڈھ یو۔ پی آنی چاہئیں۔

۴/۱

ضرورت

عیسے نگری چک نمبر ۶۲/۲۴ ضلع لائلپور کے چرچ مشن انگلو ورنیکولر پرائمری سکول کے لئے ایک تجربہ کار ہیڈ ماسٹر ورنیکولر سند یافتہ استاد کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت اور تجربہ کے ہوگی۔ درخواستیں معہ اسناد ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں۔

بخدمت جناب بزرگ پادری کینن جے۔ علی بخش صاحب سپرنٹنڈنٹ مشنری گوجرہ

المشتھر:۔ جے مارشل ہیڈ ماسٹر مشن سکول عیسے نگری۔



انجیلِ برنباس

مِن تصنیف عبد الاحد از کاٹرہ۔

کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیلِ برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصے تک غائب ہو گئی۔ پادری نیکسن صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی۔ اِس کتاب کے حالات اِس چھوٹے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں۔ قیمت ۲ر +

مسیح کی تعلیم

مِن تصنیف ڈاکٹر جے۔ ڈبلیو۔ رابرٹسن صاحب

جسکو ڈاکٹر ڈبلیو ہنٹلی صاحب نے ترجمہ کیا۔ فارسی اردو اور رومن میں بھی چھاپی گئی۔ قیمت ۴ر۔ اُردو ۸ر اور ۲؍۱ر +

یہہ کتاب نہایت ضروری ہے۔ ہر ایک مسیحی کو چاہئے کہ اِس کا مطالعہ کرے۔ مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہو +

دائی گری

مِن تصنیف ڈاکٹر ایڈتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانا

رومن اُردو عا۔ فارسی اُردو عہ +

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کی جاتی ہے۔ ہر ایک گھر میں اس کی ضرورت محسوس ہوتی ہے اسلئے ہر ایک خاندان میں اس کی ایک جلد ہونی چاہئے +

ہدایت تیمار داراں

یہہ کتاب اِس نیت سے تصنیف کی گئی کہ ہسپتال کے ملازموں کے لئے مددی جاوے۔ لہذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کے لئے سندی کتاب ہے۔ ہر ایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں رومن اُردو قیمت صہ +

خاندانی فرائض

۱۲۰ صفحے۔ قیمت اردو ۴ر ۸ر و ۲؍۱ر رومن ۸ر

اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اِس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہو جاوینگی + آخری بات کی ہدایت اس مضموں پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھو یعنی رہائش کا گھر رکھے اور کسطرح پاوے؟ کتاب کی قیمت صد ہا گنا قیمتی ہے +

کتابوں کی فہرست مُفت بھیجی جاتی ہے

یہہ کتابیں کرسچن بُک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب آنریری سکرٹری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں



پچیس برس کی پرانی اور جہان مشہور دوکان
فقط تھوڑے عرصے کے لئے بھاؤ گھٹادیاہی

جیبی گھڑیاں

میٹل پرخیاط واچ قیمت ہے ء
میٹل سورج واچ قیمت للعہ گارنٹی ۲برس
میٹل سیسی پی واچ قیمت صہ گارنٹی ۲ برس
میٹل پروائزر واچ قیمت ہے گارنٹی ۵ برس
میٹل برانلیور واچ قیمت ہیعہ گارنٹی ۵ برس
یہہ گھڑیاں موگرے کی چابی والی اور
دیکھنے میں نہایت خوبصورت ہیں +
میٹل ۸ دن کی چابی کی جیبی گھڑی قیمت ععہ
چاندی کی ۸ دن کی چابی کی جیبی گھڑی قیمت للعہ
ان کے علاوہ ٹائم پیس عہ سے لیکر ۱۶۰ تک
کی قیمت کے ہیں +
چاندی میٹل سونا ہرایک سائز کی جیبی گھڑی ہے ؏
سے لیکر ۵۰ تک اور دیوار پر لگانے کے کلاک
اور ٹیبل کلاک صہ سے لیکر ۲۰ تک ملینگے +
زیادہ کیفیت کیلئے فہرست باتصویر مفت بھیجی جاتی ہی +
مال بذریعہ وی پی روانہ کیا جاتاہی بیوپاریوں
کو پورا کمیشن دیا جائیگا +

ملنے کا پتہ چنی لال چھگن لال
بمقام ۲۸۸ عبدالرحمان اسٹریٹ ۔ بمبئی۔

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جلاب کی گولیاں

رات کو دو گولی کھاکر سوجاؤ۔ دوسرے دن صبح کو دست صاف ہوگا۔ پیٹ میں گڑ گڑی درد وغیرہ کچھ نہیں ہوگی نہ بے معمول ستائے اور کھانے پینے میں کچھ رکاوٹ نہیں ہوگی یہ دوائی برسوں سے ڈاکٹر برمن صاحب اپنے مریضوں کو دیتے چلے آئے ہیں۔ یہ گولیاں کل بنتی ہیں مقدار اور وزن میں گولیاں برابر ہیں۔ ہر عیالدار کو ایک ڈبیہ رکھنی چاہیے۔ قیمت سو گولیوں کی ڈبیہ (۵ر) ایک سے چھ ڈبیہ تک محصولڈاک پانچ آنہ (۵ر)

درد اور ریاحی درد کی دوا

ریاحی درد لحظہ میں پہاڑ ہوجاتا ہی۔ یہہ دوا لحظہ میں اُس کو پانی کردیتا ہی۔ درد ریاح جیسے ٹیس چلک ٹیک رگوں میں لہر ہیں۔ کن کنی سے جو ہیں ہو تو اس دوا سے فوراً آرام ہوجاتا ہی۔ درد وغیرہ نصف سر میں ہو۔ دور ہو جاتا ہی اسلئے ہر خاص وعام کو اس دوائی کا پاس رکھنا لازم ہی قیمت ۱۲ ٹکیوں کی چھ آنہ محصولڈاک ایک سے چھ ڈبیا تک د ر آنہ +

اشتہار

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن ۵ و ۶ تاراچند دت سٹریٹ کلکتہ

پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہی اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہی۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پاسکتے ہیں ۱۸ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہی اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہی ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہوسکتا ہے۔ اور نئے پراسپیکٹس (اُردو انگریزی) مینیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

گنوتم راؤ کیشو او شدہالیا

میں

بنائی ہوئی دوائیاں

مشہور ڈاکٹر رامن گوپال کا آیوڈائزڈ ملاہوا

سارساپریلا

یہہ جہان مشہور سارساپریلا بہتیری دوائیوں سے تیار کرنے میں آیا ہی کہ جو دوائیاں بگڑے ہوئے خون کو درست کرکے اسکو بڑھاتی ہیں جب خون ہی انسان کی زندگی ہی تو اسکے بگڑنے پر ہر قسم کے عارضے پیدا ہوجاتے ہیں۔ اس میں کچھ اندیشہ نہیں۔ یہہ سارساپریلا خون بگڑنیکی وجہ سے پیدا ہوتا ہی اور دیگر قسموں کے امراض پر اپنا پورا پورا کمال رکھتا ہی اور ان سے پیدا ہونے والی بے مقدار بیماریاں لقوا گٹھیا۔ منہہ اور بدن کے دیگر حصوں پر داغ پڑنا یا دواشت میں کمی ہونا یا چیچک کی طرح کے پھوڑے ہونا۔ ہتھیلی اور پاؤں کے تلووں میں کالے پھوڑے ہوجانا اور سیاہ داغ پڑنا۔ تالو منہہ یا گلے میں سوراخ ہوجانا۔ ہاتھ پاؤں کی طاقت میں کمی ہونا بدن کا آماس کرآنا اور جلنا خون بگڑنے سے کھجلی پیدا ہوجانا داد اور پھوڑے ہونا آنکھ سر اور ہاتھ پاؤں کا جلنا پیشاب کے مقام میں جلن ہونا دیگر پرانے چمڑے عارضوں پر یہہ سارساپریلا بہت فائدہ مند ظاہر ہوا ہی قیمت فی شیشی عہ محصولڈاک ۶ر +

ملنے کا پتہ :- گنوتم راؤ کیشو
کا دواخانہ ٹھاکردوار ۔ بمبئی

پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و مینیجر نورافشاں کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام وائلی برادرز چھپا